REGISTERD NO. A. 785



مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی عہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کے پاس پہنچے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچہ میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چہ بہتر کہ ۱۰ روز پیشتر تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں ورنہ آپکی خیر خواہ بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور کیتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی غریبی پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن یہ شاہد ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ مینیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دل کا نچلا نیاز مند مینیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور دردسری نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت میں مینیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۶۳ نمبر ۴۰

مضامین

۱۳ر اکتوبر ۱۹۲۸ء

"چورنگا راگ"

یہ خبر گرم کہ وہ سیکھ رہا ہے چورنگے
اب زمانے کو عجب نہیں کہ دے سے پوٹ
جیکا شوق نہیں پیری میں چلا سے چلنا
سعی کرتے ہیں ہنکانے کی وہ ناحق سرپٹ
دیکھئے دیتی ہے صبا روز جو آتے جاتے
اڑ کے جا بیٹھتے تھے وہ چھے تمہاری چوکٹ
اک عجب شور ہے شوخی میں نفت بیری کی ناگن
ڈس کے کمبخت دل زار کو جاتی ہے الٹ
جھنک اٹھتا ہوں شب وصل میں سن کے
کبھی دھڑکے سے جو ملتی ہے کسی کی آہٹ
تم اندھیرے میں نہ نکلا کرو گھر سے باہر
بھوت کی طرح نہ چمٹے کوئی جلد لپٹ
ایک ہی وار میں بچکے کے گرے وہ مرے قریب
پھر اڑا نہ دل کو جو مارے وہ پلٹ
ناک رگڑا کر جو وہ اتم ہے کا جوتے جی
ہے مگر خوف کہ سوتے ہیں کہیں جائے نہ کٹ
آنی ہی بھر کے مجھے زمزم پلا دے ساقی
دیکھ اے رواسطہ ہے سرا کی ہیں نہ باقی پھٹ

کالیاں

سُننے کا شوق ہو تو سب سے کی رہوائے عالم کتاب مرقع لکھنؤ یا کالا دو حصوں میں ترجمہ ہو گیا ہے اور نہایت سلیس ہے شروع میں ایک مقدمہ لگا ہوا ہے جس کی پبلک نے بہت تعریف کی ہے۔ اگر آپ کو کالیاں سُننے کا شوق ہو تو ضرور منگائیے۔

قیمت صرف عـ۸ـہ

منیجر حقیقت کتاب ایجنسی لکھنؤ

شمع محفل میں تو گھٹا جاکر رہے ہیں دن میں
جانے کس طرح سے رہتے ہیں گیا ملاقات
ایک عمر ہو گیا جانے سے سنا اپنا
پھر آ کے ہیں سر گرمی کے ساتھ یک
ٹوٹتے ہیں گرد
رافتم

مرکوب فتحپوری

انقلاب دروغی

"افسانہ"

مولانا پنچ - آپ نے ایک کالم میں انقلاب کا لاہور تجربہ یوں لکھا ہے کہ دھیلے سے جھٹک اور پندرہ ہنک سے پھیر رہتا ہے انجناب نے اس سے عجیب نوٹ لیا تھا دیکھا - بات یہ ہے عام طور سے کی اصطلاح کہتے ہیں وہ دنیا انقلاب کا دور ہے تو خود پکڑ لگا کے ایک حالت پر قائم ہو جاتی ہے مگر یہاں ختم ہوتے ہی ہے آگئی اور برسات گئی تو جاڑے نے صورت دکھائی سال بھر کے بعد پھر وہی دور - گردان کتابوں کی وہ حال ہے ابھی وہ تسلسل نہ ہوتا تو ہفتہ کی اہم میں تو آرام کیونکر تصور ہو لی - اس دو ایسی سے مستثنیٰ ہو سکتا تھا انقلاب ہے - انجناب بچے سے جوان اور جوان سے ادھیڑ اور ادھیڑ سے ضعیف ہیں ہو جانئیگے بوڑھا پے کے بعد فرار بالعی کے مرض پھر بھی بچپن پلٹ کے آنے کا شباب شمہ نہ دکھائے گا۔

خیر انقلاب گیا ابھی ایسی قسمیں ہیں یہاں مطلب مالی انقلاب سے ہے فلک نے ایک مفلس کو زنگ نیا کے جو بیٹا کھایا تو ہی کا سہ گدائی ہاتھ میں دے یا جس کی عبادت جام زندہ سے ہو چکی تھی - اگر پھر جی میں رہ کے محلوں کا خواب اب بھی دیکھتا ہے مگر گیا! آپ سے تہ و تیراز کمان جستہ ہے۔

تفصیل اجمال یہ ہے کہ ایک بی بی خیر خاں اور شیخ میاں عزت اللہ کی کے فرزند دلبند جگر بند گفتہ زبھی انکی ماں کے بارے میں مرتے دم سے معلوم ہو کہ وہ بھی نہایت ہی چاہتی تھیں لیکن میاں عزت کی کے زیور ہونے میں کوئی کلام نہیں جنہوں نے بیک

کمائی لڑکے کی تعلیم میں صرف فراخی اور اعتراض کی ہو گئیں چھند کے اس ٹکڑے میں پڑے کہ یہ بیٹ گس دریا میں جل جائے - جس طرح پیشہ ور رنگریجے برتنے میں سلطان ہوتے ہیں اسی طرح ہو رادہ بھی اسی ماں باپ کے نقش اقرار و رموز مذہبی کے طبعی رجحان سے آخر صاحبزادے اس حد سے پہونچ گئے جو دروغ سے مشتق ہے اور جب وقت ہیں وہ وہ نہ کہتے ہیں - آپ جانتے وہ بھی ان کے لیس ہیں جل سے جو مشغلہ دروغ بے ساختہ ہو اس کے سچائی اور نیکی سے کیا کیا تعلق ہو سکتا ہے ہے کہ دروغ فروغ نہیں پاتا - وہ لگوا نہ تھے مفلسوں سے سچ بولنے پر مجبور ہوتا ہے - یہاں جھوٹ کے جادو ہر چلے تو صاحبزادے نے اپنے افسروں اور ہم پایہ دوستوں کو بھی ان پر سوار کر دیا - نزاکی اور حیل کمینگی کی یاد وہ زبان کی تنبیہ پر ہر جنبہ سے رکھی گئی تھی - اور سے کی ہیگڑی نے اسے اور تیز کر دیا جو ایک سے دو دست ترے کی بہت ترے کی عادت بڑھ ہی اور افسروں کا دو اس تماشے کی بھلا افسر کیوں پرواشت کرتے ایک روز کسی بھڑان افسر سے سابقہ ہو گیا تو اسنے بوٹ کی ٹھوکر سے کہا بیا سارا چھپائی شان ٹک ٹکی - مشہور تو یہ ہے کہ تو جہاری سپرد ہوتے گر ہیں شک ہے کہ یہ معنی کہ ہمارے دوست کی والدہ محترمہ کا اخر سوت زدہ کی نہ ہوا تھا آگئے تھے کا وار خالی کیونکر جاتا - جان بچی اور لاکھوں پائے دولت

جائداد زرعی واسطے فروخت

سہارنپور کے قریب تھانہ جھاٹھ ضلع میں رقبہ دو ہزار دو سو ایکڑ خاص آمدنی تقریباً چھ ہزار پانچسو روپیہ بچت چھ سے دو ہزار کی امید - زمین زرخیز پیداوار گیہوں چنا، نظر و شکر، روئی سن، چاول، مکئی وغیرہ قصبہ کا قریب میں - ریلوے اسٹیشن تین میل بذریعہ موٹر لکھنؤ یا تھانہ جھانیور سے پہونچ سکتے ہیں - قیمت تین لاکھ - دیگر حالات بذریعہ مراسلت

اے ایل گوپی ناتھ آکشنیر و اسٹیٹ ایجنٹ
کشمیری دروازہ دہلی

میں اور بھی جیسا صرف کرتی آئی بلا خود ا سے نقد
کی کمسنا کمیں سے کام نکل گیا۔ ڈگری کسی جو
کی ذم میں۔ اب تلاش ہوئی کہ وہ کونسا پیشہ ہے
جسمیں دروغ اتنا ہی کام آئے جتنا آزادی وغیرہ
زدوشی وا اور عمل میں۔ دل نے جواب دیا کہ اپنی
شو میاں ... تعلیم مختاری اور وکالت میں

ڈاکٹر ... ایسے بہت زندہ کے
... خیری۔ شعر ی کے
... میں طاؤس کیا حال ہے ... ایک
ایک ... کے اعضا ہے ... ہے
جب ... تو معلوم ہوتا ہے مسٹر بیم صاحب کے
... کے واسطے ... جا کر آتی ہیں

... کے ...
وقت ... کام آتا ...
... نازک ...
... کے ...
... ... کو ...
... ہم ...



ماموں: کمبخت ناچ بھی ناچتی ہے تو ہتیار کا ناچ۔ ایسے ناچ کی ایسی تیسی۔
ننا: بیگم صاحب۔ ابھی لڑائی جھگڑے کا ذکر آیا تو بندہ شریک نہ ہوگا۔
(مسٹر پرسٹ کی شرغ رسانی)

بھی خوب کام آتی ہے جیسا بول بالا ہیچ کا منہ کالا۔ اور اگر کہیں سے کوئی لاابالی آ جائے تو ہم ترقی کا کچھ ... اس ... کو شغل نہیں والا ... کی آزادی کا درجہ ... دلرائی بی بی بھی آزاد ہو اور رشتہ میں کام آ سکے تو وہ دو شغل مشہور ہے ... پایہ ۔ وہ کا کی ست کے ساتھ ہی ترقی کی آزادی ... میاں بیچا کے

... اور ... جانتا کہ سب کا ارادہ بندی کے وہم سے ہے اسے توبہ ہے ہے ... نہیں۔ اچھا آج سے تو نے ترقی بھلا یا اب دیکھ ہم بھی ... بھلائی ہوئی کہ ... کا دورہ پایا جاتا ہے عورت بھی اپنی کی کا ... خوب واقف تھی کہ ترقی ... کی ... اور ... بندی ہے۔ دولت ... آتی ہے اس ... سے ... کروں سی چال

مزاج کو ڈگری کی سواری ملی ... آزادی بی بی ... جہاں ... دال ... وہاں بی بی اپنے ... چاول گلانے کو موجود۔ ... ... کا پایہ ... زندگانی ... کر ...

... آج ... جب ... ہم ... تو میاں بیچا کو ... کہ پٹھانی اگرچہ اصل پٹھانی نہیں تاہم پٹھان کی ... ہے رہے کی ایسی تیسی میاں بیچا اصل پٹھان ہی کب تھے؟ افسوس کی بات دوسری ہے

چلی کہ ... ہی ... اقبال ... کے ... اور ... گھر میں ... ایسی میں ... بازی کا بازار گرم ہے۔ حکام ... ہو گئے ... گھوڑی ... ہونے کی ... سے فائدہ اٹھایا کام لیا ... تجربہ ...

ہوا جیسا کہ مہاتما جی نے جب اپیل و رقمیں پیش کرنے لگے۔
پچیس تیس ہزار کے مارے بیاہ کے بھیس سے روا
حل کیا۔ اب وہی ملکے کے میاں چھکاٹاں ہے خدا
کرے درمیان گرا سکے آگے ہوا ایک مرحلہ آسان ہے
لیکن ماسی جھنجلا اب وہ بات کہتا ہے جو جلے
کی نہ تھی یعنی دروغگوئی کا فن ہیں اتنی دروغ
کی گنجائش نہیں جتنی کہ ایک چلتے ہوئے زمانہ میں
آسکتی ہیں۔ ہے جبکی نام لیتے ہی ڈرتا ہے کہیں کوئی
بڑا لیڈر ناراض ہو جائے۔ خیر کیا یاد کیجئے گا اس
صیغہ کا نام بھی سن لیجئے۔ حضرت اس کا نام ہے
مذہبی اور قومی خدمت۔ ہمارے چھکاٹاں غارت
بیٹھنے والے آدمی نہ تھے انھوں نے جمعیۃ القرآن
المسلمین ایسوسی ایشن جیسے مبارک نام سے ایک انجمن کا
رجسٹر کھولا۔ جس کے اندر کا خط کے پڑھنے سے
مسلمان قوم نے اپیل چھپوا کی آواز [illegible]
سنتے ہی سنسنا اٹھے۔ چہرہ ان کی تھیلیاں [illegible]
ایک طرف بازار کی آل اصلاح کی لوٹ میں [illegible]

مسب آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

بعدالت جناب [illegible] صاحب [illegible] بہار [illegible]

مقدمہ نمبر ۴۰ [illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

بنام

[illegible]

[illegible] جاری کیا گیا

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible]

[illegible]

وقت حاضری [illegible] بجے سے [illegible] بجے تک

بازار گرم ہوا دوسری طرف چھکاٹاں کے رستہ کی کشاکش
لوگوں نے حاتم طائی والا کرنا۔ [illegible] باجیں
اپیل جیسی کی خاست آئی۔ [illegible] بہ حوالہ
مومنوں قوم کی صدا نکلتے ہی روانہ ہوا۔ [illegible]
ارشاد طیبانی کا روز شدید تھا اور ہمارے میاں چھکا
نے ایک ایسا رنگ [illegible]
کو سپل چل۔ میاں چھکو سارد [illegible] جس
ظاہر بہ بیہر [illegible]
کی معراج پہنچے۔ اس کو اس میں کمال حاصل ہی ہے
[illegible]
[illegible] بازاری
[illegible]
[illegible]
فوجداری کچہری کے [illegible] لگی۔
کسا بازاری کے [illegible] خالی گیا
دیکھیے اب کون سا [illegible]
واقعات بہت ہیں۔ انشاء اللہ [illegible]
باقی

خط جواب

مرد نوردان دنیا
چندیں فضل برائے اکل

جناب واعظ کدھر کا قصد ہے؟

حضرت کیا [illegible]

[illegible] میں [illegible] ہے ہمارا [illegible]
[illegible] کہتا ہوں۔ یہی پیشہ ہے یہی شغل ہے
ہمارا ارشاد ہوا۔ مگر تصور صاف آنکھوں میں
مقصود کی تصویر ہے [illegible]
[illegible]
کتب اخلاق ہیں۔ آپ کا منشا وعظ سے اصلاح
[illegible] دل اور خلوص نیت
اور خلوص کی ضرورت ہے [illegible]
کئے کئے [illegible]
جیسی [illegible]

[illegible] وہ غفلت کی نیند [illegible] دنیا کی آنکھوں میں
خاک [illegible]
[illegible] اور اپنے بچے [illegible] شکاری کی طرف
متوجہ کر لے۔ والا وعظ ہے یا گرا کون؟ واعظ کا کام ہے
ان لوگوں کا جنھیں خدا کی محبت کی محبت سے مطلق
کے ساتھ خاص محبت ہو۔

ہو جہاں اللہ دل کا ذکر
اس جنیں تسبیح کے دانہ و تر

حضرت آپ منبر کے اوپر [illegible]
کے جنجال پر پہنچتی ہیں [illegible] میاں [illegible]
کر آج اب آپ بھی [illegible] کہ فلاں راہ چلنے والے
سے اگر کوئی پوچھے کہ میاں کدھر چلے۔ تو سوال صحیح
نہیں۔ میں پھر پوچھتا ہوں حضرت کدھر کا قصد ہے
آپ صاف صاف کہہ دیجئے۔ [illegible]
میں ایمان بچانے والوں کی تلاش میں ہوں
کیجئے آپ مجسٹریٹ صاحب کدھر کا قصد ہے؟
[illegible] آپ نہیں جانتے
[illegible]
[illegible] انصاف
[illegible] ہوں

[illegible]
[illegible]

ایک بڑے مجرم کو سزا دلوانی ہے اس کمبخت نے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے
کہ پوری سزا دی جائے۔

[illegible]
کوئی [illegible]
[illegible]
[illegible]

... دل سادہ کا ذری تماشا ہے۔ کوٹ پتلون ہیٹ کسی چیز کی کمی نہیں گھڑی کا وقت بھی بے تفصیل ہی نہیں خدا نے دو دو آنکھیں دی ہیں اور انصاف کی کرسی نے آپ کو اسے تو بہ آپ نا انصافی کی کرسی کو رونق بخشتی ہے۔ مگر یہ تو فرمائیے آخر یہ ہے کون سا انصاف۔ کیا کوئی غریب مفلس اس بلا میں مبتلا نہیں ہوتا۔ کیا بیماری کسی کے قابو کی چیز ہے۔ کیا انصاف کے یہی معنی ہیں کہ جس کو اختیار ہیں فرق نہیں کیا یہ خدا کی بنائی ہوئی زمین جیلخانہ کا تحمل نہیں کر سکتی ہے

گرم تا کے باندھیں بازار

کیا یہ شخص کبھی اور کبھی جھوٹ بولا تھا جناب کی بات نوٹ کی معذرت ہیں بیماری جائے ابھی حضرت نہد نے اسی لیے پوچھا تھا کہ مرکا رخ ہے

ترسم کہ بہ کعبہ نرسی اے اعرابی

کیں رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

اللہ رے آپ کے سخت اور پیچیدہ معاملے۔ اے حضرت اول تو منہ سیل کے مالی لازکوئی ضمانت نہیں رکھتے دوسرے اگر بھوری ہو تو مثلاً اس مالی کے قریب بھی کوئی نہ جائے پیٹ سے گندہ مواد خارج کرنا اور خوشبو کے عرض پر جو مادہ کی ایذا کا تحمل بہ صورت کرانا ہے۔ زیادہ دیا وہ یہ کہ آپ تنبیہ کر دیجیے تاکہ وہ اپنی جان کی بچیوں میں یہ خوشبو دار تیل رچ سے۔ واللہ انصاف یہ نہیں ہے۔ نہد نے کے جواب کا سوال ہے کہ یہ سوال کا جواب یہ تھا کہ کبھی جاتے ہیں گرے تل کے موت میں پلنے اور اس طرح کے دو وقت قبل ادا کرنے۔

کیوں حکیم صاحب کہاں چلے؟

— کیا سنتے؟

— یہی کہ بارہ بجے ہیں شب کا وقت ہے پانی برس رہا ہے ایسی حالت میں جناب والا کی ذات کا ذائقہ کس عضو ضعیف پر گرے گا؟

— لاحول ولا قوۃ۔ آپ بھی مجھے کچھ دیوانہ معلوم ہوتے ہیں۔ اے جناب کیا آپ کو نہیں معلوم کہ میں خادم طبیعت نہایت ہیشہ انفع الناس ہوں۔ آپ دیکھیے یہ تو عالم ہے کہ نفع رسانی خلق کا وہ ایسا اس وقت بھی چین سے بیٹھنے نہیں دیتا۔ مرنا جی سید گرفتار آپ جانتے ہی ہیں وہی جو خاندان کی حیثیت خاندانی صاحبی ہونے کے عہدہ اعتبار کس کر کھا ہے۔ خدا بخشے عجب آدمی تھے! انھوں نے مرنے سے پہلے کی تھی کہ جو ہے جو کچھ ہو خادم لڑکا حکیم بزرگ مقابلہ کر بیٹ وارث ہیں مدینہ سید بجا ہیں کیا وہ کہ دست شفا انھیں غیب سے حاصل ہے ہر مرض کو نہیں کان رائے ایک ہی گھونٹ میں دوہ بہ ہر گولی جاتا ہے۔ میں جانچے اپنے فرزندوں سے بہت کمزور ہوں اور ان کا فراق مجھے دم بھر گوارا نہیں حکیم صاحب بہ صورت اگر عنایت فرمائیے تو سال میں بھی بھیجا تھا تمام خاندان کے افراد ہو سے آپ ہی کے بس نیابت مرحوم کی وصیت کا نباہ ہے جو اس وقت تکلیف اٹھائی اور اول تو یہ ہے کہ حکیم صاحب ہے حضرت مرحوم خواہ نفع دنیا ہو یا نہ ہو ان کے اعزا مرحوم کے بعض عزیز علاوہ مشاہرہ مقررہ کے غیر معمولی اخراجات میں طلب کرتے ہیں انھیں علیحدہ سے دیتے ہیں جو منظور میں برا نہیں ہوتی۔ واللہ یہ شخص عجیب ہے آپ کے فرائض نہایت سخت ہیں۔ اگر دوا بھی ہو کوئی دوسرے بیمار کا مادہ آپ پر نازل ہے؟

— سچ کہا آپ نے بندہ کا ایک خاندانی نسخہ بالکل حال عجیب ہے اگر وہ اس کے وقت اسے بھی ایک نظر دیکھ لیجیے تو سبحان اللہ؟

— جی کیا فرمایا۔ آداب عرض ہے کہیں ایسا ہو کہ مردار اہل مسیحا کا پتہ نہ رہ جائے اور نہیں ہماری صحت میں نقصان ہو اور دس کے وقت گویں اتنا خستہ ہو جاؤں گا کہ بیان سے باہر۔ مجھے تو کسی کی بیماری کی اطلاع ہوئی تھی گر سواری نہ ہونے کی وجہ سے نہیں گیا دکوئی بلانے آیا؟

— درست ہے قبلہ۔ درست ہے۔ ٹھیک میل کی ساعت آپ اس وقت طے فرما رہے ہیں۔ اور نرمی کی دیکھ بھال جناب حکمت کے عہدہ قدم کو مطلب ہے جو آپ کی تو جو ہو کہ ہو ہر آن مطلب کرنے کا انتظار ہے۔ بس دیکھیے آپ کی خدا ترسی۔ مجھے اس وقت حضور کی نقل و حرکت کا سبب معلوم تھا۔ مجھ کو چونکہ یہ عمل ہمارے دل کے چین سے کون اور بشیر فال پر ضرور کوئی کہہ رہا ہے دیکھنا تو تمام عمر بستر پر رہو۔ جان ہو کہ اس پر پوچھا کہ کیوں آپ کو خدا ترسی کی ہوا لگی ہے یا نہیں معلوم ہوا کہ نہیں ہے آپ بالکل بچے تھے ہیں۔ مرکر الٰہی ہیں ہے

با کرمی باطن چہ کند دو ولی ظاہر

نرگس ہمہ جشم است و بینا نشدنی نیست

خدا آپ کی حکمت سے بچائے ابھی جس بیمار کو آپ چل رہے ہیں وہ سیدھی جہنم کو جاتی ہے جلدی تشریف لیجائیے۔

ابھی دو دو ایسیاں کہہ کر چلے۔

— واہ حضور آپ دیکھ رہے ہیں کہ گذشتہ پر سو دو جا پہنچے شد اللہ بیٹھا ہے وہیں وہیں پھول پھول ہو گیا ہے دنیا کی سوا۔ ہاں ساتھ میں حضور چنا نہیں آدمی کو اوقات ہو جیسے یہ بھی کوئی سوال ہے کیجے ہیں دیکھیے تو کہیے کہ خادم ہی ہے وہی بیا ہے جاتے ہیں۔ دال دو ہیرو بلیگے مزے اڑائیں گے۔

— بھائی سچ ہے ہیں کون وصف دیں گر ہم تو دیکھتے ہیں کہ شادی کا کل ہی جانتے ہو یا نہیں۔ تیس آنے روز کے مزدور ہو۔ جو اہل ہیں سو اہل نہیں دم بھی بانٹ چھاج بجا کیا کہ کو گے کیا کھاؤ گے کیا کھلاؤ گے اور بڑھکر ایک آدھ بچہ پیدا ہو گیا تو اس کی پرورش کا بار کس طرح اٹھاؤ گے بیٹا سچ پوچھو تو ہم اندر سے نہیں راضی اس بات پر ہو اور دیکھ بچے مظفر کر تے کھاتے۔ بھائی یہ شادی نہیں بے ثباتی ہے اس سے ذرہ وحدت پچھتاؤ گے۔ قل الکلام قل و دل شعر و شعر وہی۔ نکاح میں ایک سینہ کی زنجیر ہے اور تمام عمر کا فرض و ثقل ہے وکس علم سے خیر سجا ہو تو دیکھو یہ تجربہ ہے تمھارے اپ نے اٹھایا تم اٹھاؤ گے اولاد والا بچے گی۔ جو دو جب کچھ گزرا ہے اس لڑکی کو وہی ہے اسی سے تمھارا کام چلتا ہاں کر خود اکٹھا کرو گی۔ صاحب کے ہاں یہ انگلی دیئے جاتے ہو نہ تو یار نہیں۔ کہو بھائی اب ہم اندھے ہیں کہ تم! ہم نے جو پوچھا کہ مرجاؤ تو کیا بیجا کیا؟



مختلف جماعتوں کی لے لے ۔ ریز کا تماشا ۔ ہندوستان پونا

ـــــ ست گرو دت رام بھجن داتا ـــ

ـــــ صبح تو خدا اور خدا کا رسول ہو تو غافل نہ ہو اور خدا کو نہ بھول ۔ پڑھو مٹھو میاں ۔ میاں کا پیارا پیارا مٹھو "

ـــــ ہیرامن طوطے ۔ پہاڑی طوطے ۔ ٹے ٹے ٹے ٹے ۔ لال لال چونچ ۔ ہرے ہرے پنکھ ۔ آ آ تا دو آ تا دو ـــ "

میاں طالب علم کیوں گھبرا جاتے ہو

ط۔ وہ قبلہ جناب آپ دیکھ رہے ہیں کہ سامنے کتنی موٹی موٹی [illegible] کتابیں ہیں۔ گھنٹی بج گئی ہے تو [illegible] دل گھبرا جاتا ہے

م۔ اں میاں سچ ہے [illegible] مگر یہ بتاؤ کہ کس دن یہ پڑھتے ہو کب فراغت ہوگی فارغ التحصیل ہونے کے بعد علم سے کیا کام لوگے؟

ط۔ واہ یہ سوال پہلے سال سے بھی زیادہ عجیب ہے۔ اے حضرت کوئی پڑھا لکھا ہے تو کس لئے ڈگری لے کر بیٹھے وکالت کریں گے دفتروں میں صاحب کتاب لکھیں گے۔ ایک سال بی اے کا امتحان ہے انشاءاللہ دیکھئے کتنی ترقی کرتے ہیں

خدا راس لائے۔ یہ دن پڑھو۔ [illegible] اور سب کو تعلیم کا حاصل یہ نہیں ہے جو تم سمجھے ہو بھائی عقل سے کوئی اس عقل کی عقل بہتر ہے جو کتابی ہے

جو کھیلیں گے کودیں گے ہوں گے نواب
پڑھیں گے لکھیں گے تو ہوں گے خراب

(نامعلوم)

کومینا

نقد و انتقاد

ناموس ملت

خادم علی خاں صاحب [illegible] ایڈیٹر [illegible] نے ایک مختصر رسالہ پردہ نسواں کے مسئلہ پر [illegible] اور ضرورت سے [illegible] شائع کیا ہے۔ اس [illegible] کوئی قیمت نہیں [illegible] ہم نے یہ رسالہ [illegible] کی خدمت میں بھیجا [illegible] وہ کیسی [illegible] میں ایک ترانہ [illegible] اسلامی خیال کرتا ہے۔ اپنی عورتوں کو [illegible] بھی بیچا کرتی تھیں۔

ہم نے یہ پمفلٹ دیکھا خوب لکھا ہے [illegible] نہیں کہ دنیا جب پرانے خیال کے آدمی ہیں ایک

اس میں ہاں ملانے والا جو [illegible] کے قبل باندھے۔ ابھی [illegible] تو ابھی آپ خود [illegible] دیکھئے طرز بیان مرغوب ہے فقط

مضامین چکبست

انڈین پریس الہ آباد نے پنڈت برج نرائن چکبست کے انتقال کے بعد پہلے ان کا نظم کلام شائع کیا تھا اب نثری مضامین کا مجموعہ شائع کیا ہے۔ پنڈت صاحب کو اردو زبان سے خاص الفت تھی شاعری کرتے تھے۔ اور ادبی رسائل کا مطالعہ جو روزانہ کی [illegible] تھے۔ انکے اردو تحریریں باوجود انگریزی کے فاضل ہونے کے [illegible] نہیں آتی تھی یعنی وہ جیسے انگریزی الفاظ کا ترجمہ مثلاً [illegible] اردو میں کھپانے سے احتراز کرتے تھے [illegible] سلاست [illegible] میں ہے وہ کم انگریزی پڑھے ہوؤں کی تحریر میں پائی جاتی ہے۔ انھوں نے ایسی [illegible] پہنچائی ہے جسے اردو کا [illegible] آسانی ہضم کر سکتا ہے اور بڑی بات ہے۔ ۲۲۴ صفحہ کی کتاب ہے [illegible] کاغذ ہے عمدہ قیمت ہے۔

پنڈت صاحب کو اودھ پنچ سے خاص الفت تھی اس کتاب میں کئی جگہ اودھ پنچ کا ذکر ہے اور اسکے پرانے مضمون نگاروں کے [illegible] اور انھیں کے ذریعہ سے اردو ادب [illegible] ہے۔ ہمیں امید ہے کہ کتاب ضرور مقبول ہوگی۔ مثنوی گلزار نسیم کا دیباچہ انھوں نے جو محنت سے لکھا تھا وہ بھی اس کتاب میں موجود ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جو مضامین انھوں نے اودھ پنچ میں [illegible] اور فرضی نام سے لکھے تھے انھیں مؤلف نے ترک کر دیا۔ اگر مؤلف صاحب ہم سے پوچھتے تو ہم انھیں بتا دیتے۔ اودھ پنچ میں [illegible] کے عنوان سے [illegible] شائع ہوا ہے وہ انھیں کے زور قلم کا نتیجہ ہے اور بھی مضمون ہیں فقط۔

غزل بر طرح مشاعرہ انجمن اصلاح الادب

(از نتیجہ فکر جناب سید [illegible] حسین صاحب [illegible])

جب اپنے ہاتھ پٹنے کا ساماں دیکھ لیتے ہیں
تو کس حیرت سے مجنوں سوئے داماں دیکھ لیتے ہیں
انھیں ہم جانتے ہیں [illegible] زلفیں
کسی گھر سے جب [illegible] دیکھ لیتے ہیں
قفس سے آ کے باہر پھیرتے ہیں اپنی آنکھوں کو
سوئے صحرا جو [illegible] دیکھ لیتے ہیں
کناروں سے [illegible] جادۂ [illegible]
کہ [illegible] بیاباں دیکھ لیتے ہیں
بہت ہی چاہتا ہے عاشقوں کا [illegible]
لب جب [illegible] دیکھ لیتے ہیں
[illegible] سوال وصل اپنا [illegible]
انھیں ہم [illegible] دیکھ لیتے ہیں
یہ اپنی [illegible] ہے جو [illegible] ہیں
کہ [illegible] عریاں دیکھ لیتے ہیں
[illegible] سال [illegible]
[illegible] دیکھ لیتے ہیں

حکایت و معذرت

ایک حکیم کو کسی بادشاہ نے مجرم قرار دے کر [illegible] کی بیڑی [illegible] کو ٹھڑی میں بند کیا [illegible] سلامت سمجھتے تھے کہ آزادی [illegible] حکیم صاحب [illegible] کے جو [illegible] بیٹے مگر [illegible] کے بعد جو انھوں نے [illegible] کا معائنہ کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ [illegible] کی سیاہی ہے [illegible] حکیم صاحب [illegible] کی ترقی ہے۔ سمجھے کہ [illegible] تنہائی [illegible] حکیم صاحب کو معافی مانگتے [illegible] یہاں معاملہ برعکس ہے۔ پوچھا کیجئے حکیم صاحب [illegible] گیا ہے اب بھی آپ [illegible] کی مخالفت [illegible]

[illegible] پڑھ جاتے ہیں [illegible]

[illegible] آزادی [illegible]

[illegible]

مولانا پنچ کی نوٹ بک

پوری سی تو بات ہے صرف چار رہ [illegible]

[illegible] کی نسبت [illegible]

گورے چمڑے کی اجارہ دار ریاست میں [illegible]

اس افواہ پر ہمارے دوست میاں حقیقت صاحب تحریر فرماتے ہیں [illegible] بالکل غلط صرف چار [illegible]

بی جینگی کی سڑک پر [illegible] ہاتھی کے پاؤں کی [illegible] میں آ گئیں لوگوں نے [illegible] بی جینگی کی [illegible] اتفاق سے پاؤں [illegible] اور تیرے ہوتے سوتے میں [illegible] ہو سکتا ہے کہ [illegible] جناب [illegible] خبر [illegible] کی طرف [illegible]

حقیقت [illegible] حضرت عزت کا جواب اس لڑکی کے [illegible] جواب [illegible] اعتراض کیا تھا مالک نے کہا [illegible] نکال دو [illegible] کبھی نہیں [illegible] نکال دو [illegible] ریاست [illegible]

سیب چغتائی دور تین اور [illegible] کمیٹی

[illegible]

پڑھیں فارسی بیچیں تیل

[illegible]